Page # 1

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 3 (آیت نمبر 260 - 258)

آیت نمبر 258

سوال: "الذی حآج" سے مراد کون شخص ہے؟

جواب: یہاں "الذی حآج" سے مراد نمرود ہے۔ نمرود حضرت ابراہیمؑ کا ہم عصر تھا۔ اسکی قوم سورج کو اپنا اوتار یا دیوتا مانتی تھی۔ نمرود یہ کہا کرتا تھا کہ وہ سورج دیوتا کا مظہر ہے۔

سوال: جھگڑے کی بنیاد کیا تھی؟

جواب: جھگڑے کی بنیاد دین اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت تھی۔

سوال: جھگڑے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: جھگڑے کی وجہ نمرود کا بڑائی کا شکار ہونا تھا۔ نمرود اپنی بادشاہت کی وجہ سے بڑائی کا شکار ہو گیا تھا حالانکہ یہ بادشاہت اسکو اسکے رب کی ہی عطا کردہ تھی۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت "الحی" کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی صفت ہے زندہ کرنا۔
زندگی دو طرح کی ہوتی ہے۔
① بدن کی زندگی:۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو مردہ سے زندہ کرتا ہے۔
② قلب کی زندگی:۔ اللہ تعالیٰ مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی صفت یمیت کی وضاحت کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہر چیز کو موت دیتا ہے۔
موت بھی دو طرح کی ہوتی ہے۔
1- جسم کی موت:۔ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے یعنی انسان، جانور، جن، فرشتے حتی کہ ملک الموت کو بھی موت آئے گی۔
2- روحانیت کی موت یعنی قلب کی موت۔

سوال: حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے متعلق کون سے دلائل/نشانیاں پیش کی تھیں؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کو دین حق کی دعوت دی اور اسکے لیے انہوں نے دو دلائل دیئے

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرۃ

رکوع نمبر 3 (آیت نمبر 258 - 260)

① میرا رب زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے
② میرا رب سورج کو مشرق سے لاتا ہے تم اسے مغرب سے لے آؤ۔

سوال: نمرود کا ظلم کیا تھا؟
جواب: ظلم سے مراد ہے کسی کے حق میں کمی کرنا۔ نمرود نے
① جھگڑا کیا اور رب کے بارے میں جھگڑا کیا
② جس اللہ نے بادشاہت دی اسی کے عنایت سے جھگڑنے لگا۔
③ خلاقیت اور ربوبیت میں فرق نہ کر سکا
④ بات سمجھ میں آگئی پھر بھی نہ مانا۔
⑤ اندر سے ہار گیا مگر باہر سے انا کی وجہ سے نہیں ہارا۔

آیت نمبر 259

سوال: اس واقعے میں اللہ تعالیٰ کی کس صفت کی دلیل ہمیں ملتی ہے؟
جواب: اس واقعے میں اللہ تعالیٰ کے الحی اور الحمید ہونے کی دلیل مل رہی ہے۔

سوال: کَالَّذِیْ سے مراد یہاں کون ہے؟
جواب: روایات میں آتا ہے کہ کالذی سے مراد حضرت عزیرؑ تھے۔

سوال: قَرْیَۃٍ سے مراد کون سی بستی ہے؟
جواب: قریۃ سے مراد "بیت المقدس" ہے۔ جب بنی اسرائیل نے اپنے دین کو چھوڑا تو بخت نصر نے اللہ کے حکم سے بیت المقدس کی اینٹ سے اینٹ بجادی جب بخت نصر واپس جا رہا تھا تو حضرت عزیرؑ اپنے گدھے پر سوار بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ بستی تباہ ہوگئی ہے تو دل میں خیال آیا کہ اللہ کیسے زندہ کرے گا اس بستی کو اسکی موت کے بعد۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر گہری نیند مسلط کر دی اور وہ تقریباً ۱۰۰ سال سوتے رہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کیا تو ان کا کھانا بالکل اسی طرح تازہ تھا

آیت نمبر 260

سوال: اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے کیا سوال کیا تھا؟
جواب: حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا کہ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کس طرح مردوں کو زندہ کریں گے۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ البقرہ

رکوع نمبر 3 (آیت نمبر 260-258)

سوال: ابراہیمؑ کا یہ سوال کیا کسی شک کی وجہ سے تھا؟

جواب: نہیں، بلکہ ابراہیمؑ اپنے دل کا اطمنان چاہتے تھے۔ کیونکہ عقیدے کی بنیاد علم پر ہے کیونکہ جتنا علم حاصل ہوتا ہے۔ اتنا عقیدہ اور ایمان بڑھتا ہے اور اطمنان کی وجہ شاہدہ ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے سوال کے جواب میں انہیں حکم دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو 4 پرندے لینے کا حکم دیا اور کہا کہ ان پرندوں کو خود سے مانوس کر لو اور پھر ان کو کاٹ کر پہاڑ پر رکھ دو اور پھر ان کو اسی مخصوص آواز کے ساتھ بلاؤ تو وہ تمہارے پاس آجائیں گے۔

ابن ابی حاتم میں حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ پرندوں کو ذبح کر کے ان کے پر نوچ کر، پرجوں اور گوشت کو ملا جلا لیں اور ان کے مخلوط حصے کر کے پہاڑوں پر رکھ دیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ نے ایسے ہی کیا۔ سر اپنے پاس رکھ لیے اور باقی حصہ پہاڑوں پر رکھ دیا۔